اسلام اور مدارس عربیہ

اسلام کا ظہور تاریخ عالم کا منفرد واقعہ اور نبی علیہ السلام کا معجزہ ہے۔ اسلام آیا تو اس کو اپنے گھر (مکہ مکرمہ) میں بھی جگہ نہ ملی۔ کفار و مشرکین نے نبی علیہ السلام اور ان کے اصحاب کو مدینہ منورہ ہجرت پر مجبور کر دیا۔

پھر آہستہ آہستہ اسلام پھیلا، اس کا پیغام گھروں میں پہنچا، دلوں میں اتر گیا، تجارت و معیشت میں آیا، ترازو پہ قائم ہوا، اور رفتہ رفتہ زندگی کے تمام شعبوں میں چھا گیا۔

پھر مکہ مکرمہ فتح ہوا، مشرکین شکست و ہزیمت سے دوچار ہوئے اور اپنے ہی گھر سے نکالے ہوئے اسلام کو انہوں نے قبول کر لیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کا اخلاق کریمانہ ان کے رگ و پے میں رچ بس گیا اور وہی لوگ امت کی ہدایت کا ذریعہ بن گئے۔

آج تنزلی کا دور ہے، دم واپسی ہے، ہمیں پیچھے کی طرف لوٹنا ہوگا، اپنا ذہنی، فکری اور اعتقادی سفر مکہ مکرمہ کی طرف ہی کرنا ہوگا۔

آج کے عہد میں دینی مدارس اسلام کے قلعے اور علماء دین کے سپاہی ہیں۔ جو بہر حال قال اللہ وقال رسول ﷺ کی صدائے حق بلند کرنے میں مشغول ہیں۔ اگر کچھ روایات زندہ و باقی ہیں تو انہی مدارس عربیہ میں ہیں۔ جو لوگ دین کا کام کرنا چاہتے ہیں، وہ ان مدارس کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیں اور ایسی جماعت تیار کریں جس کا وجود اسلام کی ترقی و استحکام کا ذریعہ بن جائے۔ یہ مدارس اسلام کی لہلہاتے کھیت ہیں۔ جو لوگ ان کھیتوں کو ویران کرنا چاہتے ہیں وہ اسلام کے دشمن ہیں۔ علماء کو ان دین دشمنوں کے وسائل پر بھروسہ کرنے کی بجائے اللہ کی طاقت وقدرت اور اس کے بے پناہ خزانوں پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ بالکل اسی طرح جیسے ہمارے اسلاف نے اللہ کے ماسوا سب کو نظر انداز کر کے کامیابیاں حاصل کیں۔ اپنی افرادی اور مالی قوت کو مجتمع اور محفوظ کریں۔ دشمن کے تمام حربوں سے ہوشیار اور خبردار رہتے ہوئے، اللہ جل شانہ کی ذاتِ اقدس پر توکل ہی ہماری بقاء اور دشمن کی بربادی کی یقینی ضمانت ہے۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

(ملتان، ۱۹۴۹ء)

روایت: حاجی محمد صدیق صاحب، ملتان